قول اسحاق بن راهویه:

معاویہ کی فضیلت میں وارد ہونے والی کوئی بھی حدیث صحیح نہیں

تحریر :مولانا سید ابوهشام نجفی صاحب

ناشر : شیعہ فیتھ

(shiafaith.org)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد

وآله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على أعدائهم أجمعين ،

قول اسحاق بن راهو يه:

معاویہ کی فضیلت میں وارد ہونے والی کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے

تحریر: سید ابو ہشام نجفی

ترتیب:علی ناصر

شعبان المعظم سنہ

۱۴۴۵ ھ۔،نشر ثانی

سنہ ۲۰۲۴ ع

مزید مقالات ویبسائٹ پر

موجود ہیں:

www.shiafaith.

ناشر :شیعہ فیتھ (Shiafaith.org)

فہرست

آج کل ناصبی فضائل معاویہ لعنت اللہ علیہ میں بہت سی گھسی پٹی ردی روایت لاکر اپنی جاہل عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ معاویہ کہ فضائل میں بہت سی روایات موجود ہیں جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے متقدمین ائمہ اہل سنت کا یہ عقیدہ تھا کہ معاویہ لعنت اللہ علیہ کے فضائل میں بیان شدہ تمام روایات جعلی ہیں۔

ذہبی نے حاکم نیسابوری کی سند سے اسحاق بن راہویہ کا اعتراف نقل کیا ہے:

الأَصَمُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، سَمِعْتُ ابْنَ راهويه يَقُوْلُ:
لاَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي فَضْلِ مُعَاوِيَةَ شَيْءٌ

الكتاب: سير أعلام النبلاء

المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

(ت ٧٤٨ هـ)

تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط

تقديم: بشار عواد معروف

الناشر: مؤسسة الرسالة

الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م، **ج 3 ص 132**

https://shamela.ws/book/10906/2741

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقّق هذا الجزء

محمد نعيم العرقسوسي و مأمون صاغرجي

مؤسسة الرسالة

الأصم : حدثنا أبي ، سمعتُ ابن راهويه يقول : لا يصحُ عن النبي ﷺ في فضل معاوية شيء(١) .

ابن فُضَيل : حدّثنا يزيدُ بن أبي زياد ، عن سُليمان بن عمرو بن الأحوص ، عن أبي بَرْزَة ؛ كنا مع النبيِّ ﷺ ، فسمع صوتَ غناء ، فقال : انظروا ما هذا ؟ فصعدتُ فنظرتُ ، فإذا معاويةُ وعمرُو بنُ العاص يَتَغَنَّيان ، فجئتُ فأخبرتُه ، فقال : « اللهم أركسهما في الفتنة رَكْساً ، ودُعَّهما في النار دَعّاً(٢) » .

هذا مما أنكر على يزيد .

ابن لِهيعة : عن يونس ، عن ابن شِهاب : قدم عُمر الجابية ، فبقَّى على الشام أميرين ، أبا عبيدة بنَ الجراح ، ويزيدَ بن أبي سفيان . ثم تُوفّي يزيد . فنعاه عُمر إلى أبي سفيان ، فقال : ومن أمَّرْتَ مكانه ؟ قال : معاوية ، فقال : وصلَتْكَ يا أميرَ المؤمنين رحم(٣) .

وقال خليفة : ثم جَمَع عمرُ الشام كلَّها لمعاوية ، وأقرَّه عثمان(٤) .

قلت : حسبُكَ بمن يُؤمِّره عُمر ، ثم عثمان علىٰ إقليم - وهو ثغر - فيضبطُه ، ويقومُ به أتَمَّ قيام ، ويُرضي الناسَ بسخائه وحلمه ، وإنْ كان

---

(١) ابن راهويه : هو إسحاق ، وقد أورد الخبر الشوكاني في « الفوائد المجموعة » : ٤٠٧ .

(٢) يزيد بن أبي زياد الهاشمي ضعيف كبر فتغير وصار يتلقن ، وشيخه فيه وهو سليمان بن عمرو بن الأحوص مجهول الحال ، وهو في « المسند » ٤ / ٤٢١ ، ونسبه الشوكاني في « الفوائد المجموعة » : ٤٠٨ لأبي يعلىٰ ، وقد ذكره ابنُ الجوزي في « موضوعاته » وقال : لا يصح ، يزيدُ بن أبي زياد كان يتلقن . وله شاهد بنحوه يزيدُه وهناً ، رواه الطبراني في « الكبير » عن ابن عباس . وفيه عيسى بن سوادة النخعي وهو كذاب . وركست الشيء وأركسته : إذا رددته ورجعته ، والدَّعُ : الطرد والدفع .

(٣) انظر « تاريخ دمشق » ١ / ٢١٨ لأبي زرعة .

(٤) « تاريخ خليفة » : ١٥٥ ، ١٧٨ .

١٣٢

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے معاویہ کی فضیلت میں کوئی صحیح روایت ثابت نہیں۔

معلوم ہوا کہ معاویہ لعنت اللہ علیہ کے مناقب میں جتنی بھی روایات ہیں وہ سب کی سب من گھڑت ہیں حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

اس قول کا قائل کوئی ایسی ویسی شخصیت نہیں بلکہ اہل سنت کا امام اسحاق بن راہویہ ہے بخاری و مسلم دونوں نے اپنی صحیح میں اس سے بہت سی روایات نقل کی ہیں بلکہ بخاری پر اس کے علم کا یہ اثر تھا کہ جب اس نے معاویہ لعنت اللہ علیہ کے متعلق اپنی صحیح میں ابن عباس کی طرف منسوب جھوٹا قول نقل کیا تو باب کا عنوان بھی ذکر معاویہ لکھا، نہ کہ فضائل معاویہ۔

كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ / باب ٢٨/ حـ ٣٧٦٤-٣٧٦٦ ———— ١٣١

الصديق، وقوله: (ما نرى) حال من فاعل مكثنا أو صفة لقوله حيناً، والحديث دال على ملازمته للنبي ﷺ وهو يستلزم ثبوت فضله.

٢٨ـ باب[١] ذِكرُ مُعاوِيةَ رضيَ اللّهُ عنه

٣٧٦٤ـ **حدّثنا** الحسنُ بن بِشرٍ حدَّثَنا المُعافى عن عثمانَ بنِ الأسودِ عن ابن أبي مليكةَ قال: «أوتَرَ مُعاويةُ بعدَ العِشاءِ بركعةٍ وعندَهُ مَولًى لابنِ عبّاسٍ، فأتى ابنَ عباس، فقال: دَعهُ فإنهُ قد صحِبَ رسولَ اللّهِ ﷺ». [الحديث ٣٧٦٤ ـ طرفه في: ٣٧٦٥].

٣٧٦٥ـ **حدّثنا** ابنُ أبي مريمَ حدَّثنا نافعُ بن عمرَ حدَّثني[٢] ابن أبي مُلَيكةَ «قيلَ لابنِ عبّاسٍ: هل لكَ في أميرِ المؤمنينَ معاويةَ فإنه ما أوترَ إلاّ بواحدة، قال[٣]: «إنه فقيه».

٣٧٦٦ـ **حدّثنا** عمرُو بن عبّاسٍ حدثَنا محمدُ بن جعفرٍ حدَّثَنا شعبةُ عن أبي التَّيّاحِ قال: سمعتُ حُمرانَ بن أبانَ عن معاويةَ رضيَ اللّهُ عنه قال: «إنكم لَتُصَلُّونَ صلاةً لقد صَحِبْنا النبيَّ ﷺ فما رأيناهُ يُصلّيها، ولقد نهى عنهما، يعني الرَّكعتَينِ بعدَ العصر».

ذہبی اسحاق بن راہویہ کے متعلق لکھتا ہے:

79 – إسْحَاقُ بن رَاهُوَيْه أَبُو يَعْقُوْب * (خ، م، د، س)

هُوَ: الإِمَامُ الكَبِيْرُ، شَيْخُ المَشْرِقِ، سَيِّدُ الحُفَّاظِ، أَبُو يعقوب.

بڑا امام، مشرق کا شیخ، حافظان (حدیث) کا سید و سالار

الكتاب: سير أعلام النبلاء

المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

(ت ٧٤٨ هـ)

تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط

تقديم: بشار عواد معروف، الناشر: مؤسسة الرسالة

الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م، **ج 11 ص 358**

https://shamela.ws/book/10906/7297

اتنے بڑے امام کے قول کو رد کرنا ناصبیوں کے لئے آسان نہیں تھا لہذا طرح طرح کی تاویلات کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی کہ یہ قول ابن راہویہ کا نہیں کیونکہ سند میں ابو العباس اصم کا والد مجہول ہے جس کی توثیق نہیں ملتی ،جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آج کل کے یہ نام نہاد اہل حدیث تحقیق کے نام پر ایک دوسرے کا تھوکا ہوا چاٹتے ہیں جو ایک نے کہا بغیر تحقیق کے سب اسی راہ پر چلنے لگتے ہیں۔

اسحاق بن راھویہ کے قول کے سند کی تحقیق:

ان شاء اللہ ہم سند کے ایک ایک راوی کی توثیق ائمہ اہل سنت سے ثابت کرینگے۔

(١)الأَصَمُّ مُحَمَّدُ بنُ يَعْقُوْبَ بن يُوْسُفَ النَّيْسَابُوْرِيُّ :

258 - الأَصَمُّ مُحَمَّدُ بنُ يَعْقُوْبَ بن يُوْسُفَ النَّيْسَابُوْرِيُّ *

الإِمَامُ، المُحَدِّثُ، مُسْنِدُ العَصْرِ، رِحلَةُ الوَقْتِ، أَبُو العَبَّاسِ الأُمَوِيُّ مَوْلاَهُم، السِّنَانِيُّ، المَعْقِلِيُّ، النَّيْسَابُوْرِيُّ، الأَصَمُّ، وَلَدُ المُحَدِّثِ الحَافِظِ أَبِي الفَضْلِ الوَرَّاقِ.

محمد بن یعقوب امام، محدث اپنے وقت میں مسند حدیث اور (طلب حدیث کے لئے)بڑا سفر کرنے والا تھا۔

الكتاب: سير أعلام النبلاء

المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

(ت ٧٤٨ هـ)

تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط

تقديم: بشار عواد معروف ،الناشر: مؤسسة الرسالة

الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م، **ج 15 ص 452**

https://shamela.ws/book/10906/9723

(٢) يعقوب بن يوسف بن معقل بن سنان :

اس پر جاہل نواصب نے یہ جرح کی ہے کہ یہ مجہول ہے جبکہ یہ بھی ایک سفید جھوٹ ہے اس کے متعلق ذہبی نے لکھا ہے:

الأَصمُّ، ولَدُ المُحدّث الحافظ أَبِي الفَضْل الورَّاق.
كَانَ أَبوهُ من أَصْحَاب إِسْحَاق بن راهويه، وعلِيِّ بن حُجْر، وكَانَ كَمَا قَالَ أَبُو عبْد الله الحَاكِم: من أَحسن النَّاس خطّاً.

رَوَى عَنْهُ: مُحَمَّدُ بنُ مَخْلَدٍ الدُّورِيّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بنُ أَبِي حَاتِمٍ، وَمُحَمَّدُ بنُ القَاسِمِ العتكيُّ، وابنُه أَبُو العبَّاسِ الأَصمُّ.

ومات سَنَةَ سبعٍ وسبعين ومائتين.

وَقَدِ ارْتَحَلَ بابنِه أَبِي العَبَّاسِ إِلَى الآفَاقِ، وَسَمَّعَهُ الكُتُبَ الكِبَارَ.

اصم محدث حافظ أبِو الفضل وراق کا بیٹا اور (اصم کا باپ ابِو الفضل) اسحاق بن راہویہ و علی بن حجر کے ساتھیوں میں سے تھا ابو عبداللہ حاکم نے کہا کہ بڑا ہی خوش خط تھا اور اس سے محمد بن مخلد ثوری، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن قاسم، اس کے بیٹے ابو العباس اصم نے روایت کی ہیں اس نے سن 277میں انتقال کیا، اور اپنے بیٹے کے ساتھ (طلب حدیث کے لئے) دنیا کا سفر کیا اور کتب کی سماعت کی۔

الكتاب: سير أعلام النبلاء

المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

(ت ٧٤٨ هـ)

تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط

تقديم: بشار عواد معروف ،الناشر: مؤسسة الرسالة

الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م ، ج 15 ص 453

https://shamela.ws/book/10906/9724

پھر لکھتا ہے:

الحَاكِم: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بنَ الفَضْلِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ إِسْحَاقَ بنِ خُزَيْمَةَ، سَمِعْتُ جَدِّي، وَسُئِلَ عَنْ سَمَاعِ كِتَاب (المَبْسُوط) مِنْ أَبِي العَبَّاسِ الأَصَمِّ، فَقَالَ: اسمعُوا مِنْهُ، فَإِنَّهُ ثِقَةٌ، قَدْ رَأَيْتُه يسمعُ مَعَ أَبِيهِ بِمِصْرَ، وَأَبُوْهُ يضبطُ سَمَاعَه

حاکم نے کہا کہ میں نے محمد بن فضل بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے سنا اس نے اپنے دادا سے سنا (جبکہ اس سے) ابو العباس اصم سے کتاب المبسوط کے سماع کے متعلق سوال کیا گیا تو سماعت کرو اس سے کیوں کہ وہ ثقہ ہے کیونکہ میں نے اسے مصر میں اپنے باپ کے ساتھ سماعت کرتا تھا اور اس کا باپ ضابط سماعت والا تھا۔

الكتاب: سير أعلام النبلاء

المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

(ت ٧٤٨ هـ)

تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب

الأرناؤوط

تقديم: بشار عواد معروف ،الناشر: مؤسسة الرسالة

الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م ، **15**، ص **457**

https://shamela.ws/book/10906/9728#p1

تعدیل کے بہترین الفاظ، ثقہ، متقن، ثبت ، حجہ، عدل، حافظ و ضابط ہیں:

ذہبی نے اسے حافظ اور ابن خزیمہ نے ضابط کہا، علم رجال کی ادنٰی سی معلومات رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ یہ دونوں الفاظ تعدیل کے اعلی ترین الفاظ ہیں۔

سیوطی نے ابن ابی حاتم سے نقل کیا ہے کہ تعدیل کے بہترین الفاظ ثقہ، متقن، ثبت، حجہ، عدل، حافظ و ضابط ہیں:

الثَّالثةَ عَشْرَةَ :في أَلْفَاظ الجَْرحِ والتَّعْديل. وقَدْ رتَّبهَا ابنُ أَبي حَاتمْ فَأَحسن .فَأَلْفَاظُ التَّعديل مراتب :أَعْلَاَها: ثقَةٌ أَو متُقْن أَوْ ثَبْتٌ أَو حُجَّةٌ، أَوْ عَدْلٌ حَافظٌ، أَوْ ضابطٌ

الكتاب: تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي

المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (ت ٩١١هـ)

حققه: أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي

الناشر: دار طيبة، **ج 1 ص 404**

https://al-maktaba.org/book/9329/382

جس راوی کو مجہول بتایا جا رہا تھا درحقیقت وہ وثاقت کے اعلی ترین درجہ پر ہے۔

ائمہ اہل سنت نے بھی اعتراف کیا ہے کہ یہ قول ابن راہویہ کا ہی ہے:

أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (٧٧٣ - ٨٥٢ هـ):

وَقَدْ ورد فِي فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ لَكِنْ لَيْسَ فِيهَا مَا يَصِحُّ مِنْ طَرِيقِ الْإِسْنَادِ وَبِذَلِكَ جَزَمَ إِسْحَاقُ بن رَاهَوَيْهِ وَالنَّسَائِيِّ وَغَيرهمَا وَاللَّهُ اعْلَمَ

اور معاویہ کے فضائل میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں مگر ان میں کوئی بھی سند کے اعتبار سے صحیح نہیں جیسا کہ اسحاق بن راہویہ اور نسائی نے تسلیم کیا ہے۔

الكتاب: فتح الباري بشرح البخاري

المؤلف: أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (٧٧٣ - ٨٥٢ هـ) ،رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: محمد فؤاد عبد الباقي

قام بإخراجه وتصحيح تجاربه: محب الدين الخطيب

الناشر: المكتبة السلفية - مصر

الطبعة: «السلفية الأولى»، ١٣٨٠ - ١٣٩٠ هـ، ج 7 ص 104

https://shamela.ws/book/1673/3932

عن اسحاق بن راهويه "لم يصح من فضائل معاوية شيء .

فتح الباري
بشرح صحيح البخاري

للحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (٧٧٣ - ٨٥٢هـ)

وعليه تعليقات مهمة
للعلامة الشيخ
عبد الرحمن بن ناصر البراك

اعتنى به
أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي

طبعة جديدة مصححة ومقابلة على طبعة بولاق المبرية وقد تضمنت لأول مرة:
- بيان إحالات ابن حجر في الكتاب (أكثر من ١٣٠٠٠ موضع).
- توثيق النصوص من أهم موارد ابن حجر (قرابة ٤٤ مرجعًا).
- ذكر أرقام أطراف كل حديث في السابق له واللاحق عليه.
- بيان مواضع تراجعات الحافظ ابن حجر.
- الإشارة إلى مواضع معلقات البخاري في تغليق التعليق.

{ مع الاحتفاظ بترقيم محمد فؤاد عبد الباقي للكتب والأبواب والأحاديث والإحالة بالهامش الجانبي إلى مواضع الكلام بالطبعة السلفية }

المجلد الثامن

الأحاديث: ٣٤٠٧ - ٣٩٤٨

الكتب: بقية كتاب أحاديث الأنبياء - المناقب - فضائل الصحابة - مناقب الأنصار

دار طيبة

٦٢ـ كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ/ باب ٢٨/ ح ٣٧٦٤ـ٣٧٦٦ ——— ٤٧٣

قوله: (وعنده مولى لابن عباس) هو كريب، روى ذلك محمد بن نصر المروزي في «كتاب الوتر» له من طريق ابن عيينة عن عبيد الله بن أبي يزيد عن كريب، وأخرج من طريق علي ابن عبد الله بن عباس قال: «بت مع أبي عند معاوية، فرأيته أوتر بركعة، فذكرت ذلك لأبي فقال: يا بني، هو أعلم».

قوله: (فقال دعه) فيه حذف يدل عليه السياق تقديره: فأتى ابن عباس فحكى له ذلك فقال له: دعه، وقوله: «دعه» أي اترك القول فيه والإنكار عليه «فإنه قد صحب» أي فلم يفعل شيئًا إلا بمستند، وفي قوله في الرواية الأخرى (أصاب، إنه فقيه) ما يؤيد ذلك، ولا التفات إلى قول ابن التين: إن الوتر بركعة لم يقل به الفقهاء؛ لأن الذي نفاه قول الأكثر، وثبت فيه عدة أحاديث، نعم الأفضل أن يتقدمها شفع وأقله ركعتان، واختلف أيما الأفضل وصلهما بها أو فصلهما؟ وذهب الكوفيون إلى شرطية وصلهما وأن الوتر بركعة لا يجزئ، وشهرة ذلك تغني عن الإطالة فيه.

ثم أورد حديث معاوية في النهي عن الصلاة بعد العصر، والغرض منه قوله: «لقد صحبنا النبي ﷺ» والكلام على الصلاة بعد صلاة العصر تقدم في مكانه في كتاب الصلاة[1].

(تنبيه): عبر البخاري في هذه الترجمة بقوله: «ذكر» ولم يقل فضيلة ولا منقبة؛ لكون الفضيلة لا تؤخذ من حديث الباب؛ لأن ظاهر شهادة ابن عباس له بالفقه والصحبة دالة على الفضل الكثير، وقد صنف ابن أبي عاصم جزءًا في مناقبه، وكذلك أبو عمر غلام ثعلب، وأبو بكر النقاش وأورد ابن الجوزي في الموضوعات بعض الأحاديث التي ذكروها ثم ساق عن إسحاق بن راهويه أنه قال لم يصح في فضائل معاوية شيء، فهذه النكتة في عدول البخاري عن التصريح بلفظ منقبة اعتمادًا على قول شيخه، لكن بدقيق نظره استنبط ما يدفع به رءوس الروافض، وقصة النسائي في ذلك مشهورة، وكأنه اعتمد أيضًا على قول شيخه إسحاق، وكذلك في قصة الحاكم. وأخرج ابن الجوزي أيضًا من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل: سألت أبي ما تقول في علي ومعاوية؟ فأطرق ثم قال: اعلم أن عليًا كان كثير الأعداء، ففتش أعداؤه له عيبًا فلم يجدوا، فعمدوا إلى رجل قد حاربه فأطروه كيادًا منهم لعلي. فأشار بهذا إلى ما اختلقوه لمعاوية من الفضائل مما لا أصل له. وقد ورد في فضائل معاوية أحاديث كثيرة لكن ليس فيها ما يصح من طريق الإسناد، وبذلك جزم إسحاق بن راهويه والنسائي وغيرهما. والله أعلم.

(١) (٢/ ٣٦٧)، كتاب مواقيت الصلاة، باب ٣١، ح ٥٨٧.

أبو العلا محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفورى (ت ١٣٥٣ هـ):

محمد بن عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفوري اپنی کتاب "تحفة الاحوذی" میں لکھتے ہیں :

وَرَدَ فِي فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ لَكِنْ لَيْس فيهَا مَا يَصِحُّ مِنْ طَرِيقِ الْإِسْنَادِ وبِذَلك جزم إِسْحَاقُ بن رَاهْوِيهِ والنَّسَائِيُّ وغَيْرُهُمَا وقد صنف بأن أَبِي عَاصِمٍ جُزْءًا فِي مَنَاقِبه وكَذَلكَ أَبو عُمَرَ غُلَامُ ثَعْلَب وأَبو بَكْرٍ النَّقَّاش وأَوْرد بن الْجَوْزِي فِي الْمَوضُوعَاتِ بعض الْأَحَادِيثِ الَّتِي ذَكَرُوها ثُمَّ ساقَ عن إِسْحَاقَ بنِ رَاهْوِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَصِحَّ فِي فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ شَيْء

تحفة الأحوذي ،المباركفوري – محمد بن عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفوري ،دار الكتب العلمية، ج 10 صفحة 130

https://library.islamweb.net/Newlibrary/display_book.php?flag=1&bk_no=56&ID=7462

جمال الدين عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (ت ٥٩٧هـ) :

أَنْبَأَنَا زَاهِرُ بْنُ طَاهِرٍ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْحَاكِمُ قَالَ سَمِعت أَبَا الْعَبَّاس مُحَمَّد بن يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيَّ يَقُولُ :لَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَضْلِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبى سُفْيَان شئ.

الكتاب: الموضوعات

المؤلف: جمال الدين عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (ت ٥٩٧هـ)

ضبط وتقديم وتحقيق: عبد الرحمن محمد عثمان

الناشر: محمد عبد المحسن صاحب المكتبة السلفية بالمدينة المنورة

الطبعة: الأولى

جـ ١، ٢: ١٣٨٦ هـ - ١٩٦٦ م

جـ ٣: ١٣٨٨ هـ - ١٩٦٨ م، **ج:2، ص: 24**

https://shamela.ws/book/882/445

إسماعيل بن محمد العجلوني الجراحي (ت ١١٦٢هـ):

وباب فضائل معاوية ليس فيه حديث صحيح.

الكتاب: كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس

المؤلف: إسماعيل بن محمد العجلوني الجراحي (ت ١١٦٢هـ)

الناشر: مكتبة القدسي، لصاحبها حسام الدين القدسي - القاهرة

عام النشر: ١٣٥١ هـ , **ج :2, ص:420**

https://shamela.ws/book/856/890